UNIVERSAL
LIBRARY

ھدیۃ المکہ

الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کی نہایت کے کہتا ہی مسکین محمد قطب الدین دہلوی کہ بعضے مسئلونمین جو یہان اختلاف ہو رہا تھا علمای درمیانمین جب یہہ عاجز مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا مین پہنچا تو وہان دریافت کیا کہ یہان خوب حق گو عالم کونسی ہین لوگون نے کہا کہ مفتی صاحب مکہ معظمہ کے کہ نام اونکا عبد اللہ میر غنی ہی پس اس عاجز نی ملاقات کے تو واقع مین بہت بی غرض و بی طمع اور حق گو پایا بعد ازان ایک چند سوال ایک آن پڑہ کی ہاتہہ اونکی خدمت بابرکت مین بہیجے اور ہو جواب اونکی لکہکر عنایت فرمائی اس عاجز نی چاہا کہ اونکا ترجمہ کرکر چہپواوے تاکہ فایدہ ہو بہائی مسلمانونکو پس ان سوالونکو مع اونکی جوابونکی بعینہ نقل کی اور بعد سوال اور جواب کی ترجمہ ہر ایک کا ہندی زبانمین کرکر بطور رسالہ کی مرتب کیا اور نام اسکا ہدیۃ المکہ رکہا اللہ تعالی سبکو اس سے بہرہ مند کری اور یہہ استفتا مہری مفتی صاحب موصوف کے اس عاجز کے پاس موجود ہین جس کسیکو شبہ ہو آنکر دیکہہ لی جزی اللہ حسن الجزا المفتی والمحقق المنتفع والمولف منہ وکرمہ

سوال ا

ہل یجوز الاذان عند القبر بعد دفن المیت فی المذہب الحنفی ام لا بینوا توجروا ومن اصر علیہ واعتقدہ من السنت وذم تارکہ فما حکمہ امصیب ام خاطی ام مبتدع فبینوا بالصواب یعنے کیا جائز ہی اذان دینے قبر کی پاس بعد دفن کرنی میت کے مذہب حنفی مین یا نہین بیان کرو اجر دئی جاوگی اور جو کوئی اصرار کری اوسپر اور اعتقاد کری اسکو سنت اور مذمت کری اوسکی تارک کی پس کیا ہی حکم اوسکا آیا حق پر ہی یا خطاکار یا بدعتی ہی پس بیان کرو اچہی طرح

جواب ا

الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما ذکر فی البحر الرائق ما نصہ ویکرہ عند القبر کل ما لم یعہد من السنۃ والمعہود منہا لیس الا زیارتہا والدعاء عندہا قائما کما کان یفعل صلی اللہ علیہ وسلم فی الخروج للبقیع انتہی ومنہ یعلم الجواب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المفتقر عبد اللہ بن محمد میر غنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما

(مہر: عبد اللہ میر غنی)

یعنی سب تعریفے اللہ رب العالمین کی لئی ای رب میری زیادہ دی مجکو علم ذکر کیا گیا ہی بحر الرائق مین صراحۃ اور مکروہ ہی نزدیک قبر کی ہر وہ چیز کہ نہین ثابت ہوئی سنت سے اور ثابت سنت سے نہین مگر زیارت قبر کی اور دعا کرنی پاس اونکی کہڑی ہو کر جیسا کہ کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنی کی جنت البقیع کی لئی کہ نام مقبرہ کا ہی مدینہ منورہ مین تمام ہوا مضمون بحر الرائق کا اور اس سے معلوم ہوا جواب اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہی حکم کیا اسکی لکہنی کا تقصیر وار عبد اللہ بیٹی محمد کی نی کہ لقب اسکا میر غنی ہی اور مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا

ہو دی اللہ کا رساز اون دونون کا یعنی باپ مینکا دعا کرتا ہون یہہ حمد کرتا ہوا اللہ کے اور صلوۃ وسلام بہیجتا ا
اوسکی رسول پر **سوال ٢** الطعام المنذور لغیر اللہ حلال ام حرام وان حرام فبای سبب امر بینوا توجروا یعنی
طعام منت مانا گیا غیر اللہ کی لیے حلال ہی یا حرام اور اگر حرام ہی تو کس سبب سے حرام ہے بیان کرو تو اجر دی جاوگی **جواب ٢**
الحمد للہ رب العلمین رب زدنی علما حرام باطل کما فی عامۃ الکتب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المقصر عبد اللہ
بن محمد میر غنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما [عبد اللہ میر غنی مفتی] یعنی سب تعریف ہے اللہ کی لئے
کہ جو صاحب ہے ہماری جہان کا ای رب میرے زیادہ دی مجکو علم حرام ہی باطل ہی یعنی طعام نذر لغیر اللہ کا جیسا
اکثر کتابون میں ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہی حکم کیا اسکی لکہنی کا تقصیروار عبد اللہ بیٹے محمد کینی کہ لقب اوسکا
میر غنی ہی اور مذہب مین حنفی ہمفتی مکہ مکرمہ کا ہووے اللہ کا رساز اون دونونکا دعا کرتا ہون یہہ حمد کرتا ہوا اللہ کے
اور درود وسلام بہیجتا ہوا اوسکی رسول پر **سوال ٣** ما قول العلماء فی تقبیل قبر الوالدین وغیرہما من قبور الاکابر
فیجوز اولا قال فی القنیۃ ہو من عادۃ النصاری وقال علی القاری فی شرح عین العلم ولا یمس القبر
ولا التابوت ولا الجدار فورد النہی عن مثل ذلک لقبرہ علیہ الصلوۃ والسلام فکیف لقبور سائر الانام ولا التقبیل
فانہ زیادۃ علی المس فہو اولی بالنہی فالتقبیل مختص بالحجر الاسود وبایدی الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والعلماء
والصلحاء رحمہم اللہ فبینوا اجازہ اوعدمہ فی الجواب توجروا من اللہ تعالی یوم الحساب یعنی کیا فرماتی ہین علما
بیچ مقدمہ بوسہ دینے قبر ماں باپ کیکے اور سوائے انکیکی بزرگون کی قبرونکو بس جایز ہی یا نہین کہا ہی قنیہ مین
کہ یہہ عادت نصاری کی سی ہی اور کہا ملا علی قاری نے عین العلم کی شرح مین اور نہ چہوی یعنی قبر کو اور نہ تابوتکو
اور نہ دیوارکو بس وارد ہوئی ہی نہی مانند اسکیسی واسطے قبر آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کیکی بس کیونکر جایز ہوگا واسطے
قبورِ مخلوق کیکی اور نہ بوسہ دے قبر کو اسلئی کہ وہ زیادہ ہی چہونیسی بس وہ اولی ہی ساتہہ نہی کی یعنی بطریق
اولی منع ہی اسلئی کہ بوسہ دینا خاص کیا گیا ہی ساتہہ حجر اسود کی اور ساتہہ ہاتون انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام
کی اور ساتہہ ہاتون علماء اور صلحاء رحمہم اللہ کی پس بیان کرو جایز ہونا اوسکا یا نہ جایز ہونا اوسکا جواب مین
ثواب دیے جاوگی اللہ تعالی کیطرفسی روز حساب کے **جواب ٣** الحمد للہ رب العلمین رب زدنی علما ما ذکر
بدعۃ غیر مستحسنۃ فیکون مکروہا کما یستفاد من کثیر من المعتبرات واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المقصر
عبد اللہ بن محمد میر غنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ تعالی لہما حامدا مصلیا مسلما [عبد اللہ میر غنی مفتی] یعنی سب
تعریف ہے اللہ رب العالمین کی لئی ای رب میرے زیادہ کر مجکو علم جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا یعنی بوسہ دینا قبرون کو
بدعت بری ہی بس ہوگا یہہ مکروہ جیسا کہ سمجہا جاتا ہی بہت معتبر کتابوںسی اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہے
حکم کیا اسکی لکہنی کا تقصیروار عبد اللہ بیٹے محمد کینی کہ لقب اوسکا میر غنی ہی مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کی ہووے

اللہ تعالیٰ کارسازاونکا دعاکرتاہون مین یہہ حمد کرتاہوا اللہ کی اور درود وسلام بہیجتاہوا اوسکی رسول
علیہ وسلم **سوال ۴** ما قول العلماء فی استعانۃ الاحیاء بالموتی فی طلب الحاجات ووسعت الرزق والا
مثلاً یقال لہم عند القبور ان تدعو اللہ تعالیٰ لنا فی دفع فقرنا وبسط رزقنا وکثرۃ اولادنا وشفاء مرضانا
وفلاحنا فی الدارین لانکم سلفنا مستجاب الدعوات عند اللہ فہل تجوز الاستعانۃ والاستغاثۃ بالاموات
بہذا الطریق المذکور ام لا فبینوا جوازہا وعدم جوازہا من الکتاب والسنت واقوال المجتہدین توجروا
رب العالمین یعنی کیا فرماتے ہین علماء بیچ مدد مانگنی زندونکی ساتہہ مردونکی بیچ طلب کرنی حاجات کی اور
رزق کی اور اولاد کی مثلاً کہ کہا جاوی اونکی لئی قبرونکی پاس یہہ کہ دعا کرو تم اللہ تعالیٰ سی ہمارے
بیچ دفع کرنی فقر ہمارےکے اور فراخی رزق ہمارےکی اور کثرت اولاد ہمارےکی اور شفاء پانی بیمارون ہمارے
اور مطلب یاب ہونی ہمارےکی دارین میں یعنی دنیا اور آخرت مین اسلئی کہ تم پیشرو ہمارے ہو تمہاری دعا قبول
ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کی نزدیک پس آیا جایز ہی مدد مانگنی اور فریاد رسی چاہنی ساتہہ مردونکی اس طریق
کی گئی سی یا نہین پس بیان کرو جایز ہونا اسکا اور نہ جایز ہونا اسکا کتاب سنت سی اور اقوال مجتہدین
ثواب دیئے جاؤگی اللہ رب العلمین کیطرف سے **جواب ۴** الحمد للہ رب العلمین رب زدنی علما الاستغاثۃ
بالانبیاء والاولیاء مطلوبۃ الا انہا لم تشرع فی الموضع المذکور واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر برقمہ المقتقر
بن محمد میرغنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ تعالیٰ لہا حامدا مصلیا مسلما [مہر: عبد اللہ میرغنی] یعنی سب تعریف
اللہ کی لئی کہ جو صاحب ہے ساری جہان کا اے رب میرے زیادہ دے مجکو علم فریاد رسی چاہنی ساتہہ انبیاء
اور اولیاء کی یعنی اونکی زندگی کی حالت مین طلب کی گئی ہی مگر تحقیق وہ نہین ثابت ہے شرع سی جگہہ ذکر
کی گئی مین یعنی قبر پر اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوب جانتا ہی حکم کیا اسکی لکہنی کا تقصیر وار عبد اللہ بن محمد
کہ لقب اوسکا میرغنی ہی مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہو اللہ کارساز اون دونون کا دعاء کرتا ہون یہہ
حمد کرتاہوا اللہ تعالیٰ کی اور درود وسلام بہیجتاہوا اوسکی رسول پر **سوال ۵** ما قول العلماء الراسخین بالسنت
السنیت والمتمسکین بکلام خیر البریۃ فی القوم الذین اعتادوا بعد اداء صلوۃ المغرب من الفرض والسنت
الراتبۃ علی الرکعتین ویسمونہا الصلوۃ الغوثیۃ فبعد ادائہما یحرفون عن القبلۃ ویتوجہون نحو البغداد ویتقدمون من المصلی احدی عشرۃ قدما قدمہم ویرجعون رجعۃ القہقری ویقرؤن یا قاضی الحاجات یا کاشف
الکربات یا دافع البلیات مستغیثین بجناب شیخ الکامل والمکمل سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ ویعلمون
بزعمہم ان ہذا الفعل موجب البرکات فی الدنیا وسبب النجات فی الاخری ویعتقدون ان الشیخ المرحوم یعلم
ہذہ الصیغۃ من ضرب الاقدام ویسمع اقوالنا واستغاثتنا من الامکنۃ البعیدۃ ویقضی حاجاتنا ویصلح احوالنا

والہذا الزعم یواظبون علی ہذہ الکلمات یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ
فی الغدو والاصال بطریق العجز والابتہال لکثرۃ الرزق والاولاد والمال والمنال فی کل حال م وقال القاری
فی شرح فقہ اکبر ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ
تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض
الغیب الا اللہ کذا فی المسایرۃ انتہی کلامہ وقال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر
تحت ہذہ الایۃ الکریمۃ انہ لما بین انہ المختص بالقدرۃ فکذلک بین انہ المختص بعلم الغیب الایۃ سبقت لاختصاصہ
تعالی العلم الغیب ان العباد لا علم لہم بشئ منہ واما قولہ وما یشعرون فہو صفت لاہل السموات والارض
نفی ان یکون لہم علم الغیب انتہی کلامہ مختصرا وایضا فیہ تحت ہذہ الایۃ الکریمۃ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا
الا ہو یدل علی کونہ تعالی منزہا عن الضد والند وتقریرہ ان قولہ وعندہ مفاتح الغیب یفید الحصر ای عندہ
لا عند غیرہ ولو حصل موجود الکان مفاتح الغیب حاصلۃ ایضا عند ذلک الاخر حج بطل الحصر انتہی ما فی الکبیر
وقال صاحب البحر الرائق فی باب نذر المعصیۃ ومنہا ان المنذور لمیت والمیت لا یملک ومنہا انہ ظن
ان المیت متصرف فی الامور دون اللہ واعتقادہ ذلک کفر انتہی کلامہ وقال صاحب البیضاوی تحت
ہذہ الایۃ الکریمۃ وہم عن دعائہم غافلون لانہم اما جماد او عباد مسخرون مشتغلون باحوالہم انتہی ما فی
البیضاوی فمن یفعل ہذہ الافاعیل ویقول تلک الاقاویل ویعتقد علی ما حررنا فی شان الاولیاء
فما حکمہ اہو فاسق مومن او مشرک وکافر وہذا من البدعۃ الفسقیۃ او الشرکیۃ والکفریۃ او لا بینوا بالجواب
حسبۃ للہ لفصل الخطاب توجروا عند رب الارباب یوم الحساب یعنے کیا فرماتی ہین علماء شریعت ساتہہ
روشن بحث اور سند پکڑنیوالی ساتہہ کلام بہترین خلق کی اوس قوم کی حق مین کہ عادت پکڑی ہی بعد ادا
نماز فرض وسنت معمولی مغرب کے اوپر پڑہنی دو رکعتونکی اور کہتی ہین اونکو نماز غوثیہ پہر بعد ادا کرنی ان
دونون رکعتونکی منحرف ہوتے ہین قبلہ سی اور متوجہ ہوتی ہین جانب بغداد کی اور آگی بڑہتی ہین مصلی سے
گیارہ قدم ساہمنی اپنی اور پہرتی ہین اولٹی پانو اور پڑہتی ہین ان قدمون کی چلنی مین یا قاضی الحاجات
یا کاشف الکربات یا دافع البلیات یا حالمین کہ فریادرسی چاہتی ہین جناب شیخ کامل ومکمل سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ سے اور جانتی ہین اپنی گمان مین کہ یہہ فعل سبب برکتونکا ہی دنیا مین اور سبب حسنات کا ہے
آخرت مین اور اعتقاد کرتی ہین یہہ کہ شیخ مرحوم جانتی ہین اس فعل کو یعنی قدم ہلنی چلنی کو اور سنتی ہین
اقوال ہمارے اور استغاثہ ہمارا دور دور جگہ سی اور روا کرتی ہین حاجتین ہمارے اور درست کرتی
ہین احوال ہمارے اور بسبب سے گمان کی مواظبت کرتی ہین ان کلمون پر یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ صبح و شام مین بطریق عجز و زاری کیو اسطی ہتایت رزق اور اولاد اور مال
و منال کی ہر حالمین حال آنکہ کہا ملا علی قاری نی فقہ اکبر کی شرح مین یہہ جان تو کہ انبیاء نہین جانتی
ہین غائب چیزون کو مگر جو کچھ کہ معلوم کروا دیتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اور ذکر کیا ہی حنفیون نی
صراحۃً کہ کافر ہو جاتا ہی باس اعتقاد سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتی ہین غیب کو واسطی معارضہ قول
اللہ تعالیٰ کی قل لا یعلم الخ یعنی کہہ کہ نہین جانتی ہین وہ شخص کہ آسمان و زمین مین ہین غیب کو سوای
اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی ہی کتاب مسایرہ مین کہ ابن ہمام رح کی ہی تمام ہوا کلام ملا علی قاری کا اور کہا
امام فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین اسی آیۃ کی تفسیر مین یہہ کہ اللہ تعالیٰ نی جبکہ بیان کیا یہہ کہ وہ خصوصیت
رکہتا ہی ساتہہ قدرت کی پس آیۃ سی بیان کیا یہہ کہ وہ خصوصیت رکہتا ہی ساتہہ علم غیب کے یہہ آیۃ
بیان کی گئی واسطی خصوصیت رکہنی اللہ تعالیٰ کی ساتہہ علم غیب کے اور واسطی اسکی کہ بندون کو کچھہ بہی
علم نہین ہے غیب کا اور اسیپر قول اوسکا وما یشعرون پس وہ صفت ہی اہل سموات و ارض کی نفی کی
اوس اسکی کہ ہوا اونکی لئی علم غیب تمام ہوا کلام فخر الدین رح کا بطریق اختصار کی اور نیز بدستور تفسیر کبیر مین
تحت اس آیۃ کریمہ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو کی لکہا ہی کہ دلالت کرتا ہی یہہ قول اوپر ہونی اللہ تعالیٰ
کی منزہ شریک و ہمسر سے اور تقریر اوسکی یہہ ہی کہ قول اللہ تعالیٰ کا وعندہ مفاتح الغیب فایدہ دیتا ہی حصر کا
یعنی اوسکی پاس ہین نہ اوسکی غیر کی پاس اور اگر حاصل ہو غیب کسی مخلوق کو تو البتہ ہون کنجیان غیب کے
بہی حاصل اوس غیر کی پاس اور اوسوقت باطل ہو جائیگا حصر تمام ہوا مضمون تفسیر کبیر کا اور کہا بحر الرائق
کی مصنف نی بیچ باب نذر معصیت کی اور معصیت سی ہی کہ جسکی نذر مانی ہی وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین ہے
اور معصیت ہی یہہ کہ نذر کرنیوالی نی گمان کیا یہہ کہ میت تصرف کرتا ہی امور مین سوای اللہ تعالیٰ کی اور یہہ اعتقاد
اوسکا کفر ہی تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا اور کہا بیضاوی کی مصنف نی زیر اس آیۃ کریمہ کی وہم عن دعائہم
غافلون اسلئی کہ وہ یا تو جماد ہین یا بندی تابعدار شغل پکڑنیوالی ساتہہ احوال اپنی کی تمام ہوا مضمون بیضاوی کا
پس جو کوئی یہہ افعال کری اور کہی یہہ اقوال اور معتقد ہو اولیاء کی حق مین ان باتون کا کہ جو لکہی ہین گئی
پس کیا ہی حکم اوسکا آیا وہ مومن فاسق ہی یا مشرک و کافر اور یہہ بدعت فسقیہ کی قسم سی ہی یا شرکیہ اور کفریہ
قسم سی یا کچھہ نہین ہی بیان کرو جواب ہین بامید ثواب آلہی کی اچہی طرح اجر دئی جاؤگی نزدیک رب الارباب کے
روز حساب کے

جواب الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما حنفیہ کان اعتقادہم ما ذکر السایل فہم
محکوم بالنص علیہ عن الملا علی قاری نقلا عن ائمۃ الحنفیۃ واللہ سبحانہ ملہم الصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ
الفقیر عبد اللہ ابن محمد المیرغنی الحنفی المفتی بمکۃ المکرمۃ کان اللہ لہما حامدا مستغفرا مصلیا مسلما (مہر: عبد اللہ میرغنی)

ترجمہ جواب بعد یقین خداکیواسطی ہین کہ پرورش کرنیوالا ساری جہانکا ہی اہی الله میرے مجکو بہت سا علم دی اگر حقیقت مین اعتقاد اوس قوم کا ایسا ہی ہی جیسا ذکر کیا سایل نی اوسکی حقین تو حکم اونکا وہ ہی ہی جیسی کہ تصریح کی ہی ملا علی قاری رحمہ الله نی بطریق نقل کی حنفی مذہب کے اماموںنی اور الله پاک دلمین ڈالنی والا ہی اچھی باتکو اور خدا ہی کیطرف سے رجوع اور بازگشت لکھا اس جواب کو آرزومند خدا کی بخشش کی یعنی عبد الله محمد کی بیٹی نی کہ لقب اوسکا میر غنی ہی حنفی مذہب مین ہی اور مکہ شریف کی مفتی ہی اور دعا کرتا ہون کہ الله تعالی اون دونونکا مددگار رہووی درحالیکہ مین حمد کرتا ہون الله کی اور اوس ہی استغفار چاہتا ہون اور اوسکی رسول مقبول پر درود اور سلام بھیجتا ہون فقط

ترجمہ فتوی مفتی محمد صدر الدینخان بہادر صدر الصدور دہلی معہ سوال و جواب

سوال فقیہون رحمہم الله کا کیا قول ہی اس صورت مین کہ ایک شخص گیارہ قدم عراق کی طرف چلے بعد نماز کی شیخ عبد القادر گیلانی قدس سرہ کیواسطی کیا حکم ہی کرنیوالا اوسکا مرتکب کبیرہ گناہ کا ہوتا ہی یا صغیرہ کا یا مستحب کا یا مباح کا یا کفر کا یا شرک کا اسکو بیان کرو خدا تمکو اجر دی **جواب** جاننا چاہی کہ حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر گیلانی کی فضایل و کمال اور مناقب اور مفاخر آفتاب کے مانند روشن ہین اور کرامتین اونکی پی درپی ہوئی ہین چنانچہ اونہیکی حقین کہا گیا ہی کہ کوئی جہانکی شیخونمین سے اونکی برابر نہین ہوا اور وہ علم اور عمل اور زہد اور تقوی اور حقیقتون اور خدا کی معرفتون مین سب کاملون سے بڑی کامل اور خدا کی بارگاہ کی مقبول تہی اور یہہ اونکی بزرگی اور بڑائی مرتبہ کی اسواسطی ہی کہ وہ متابعت سنت نبویہ مین اور قرآن و حدیث کی عمل کرنیمین اور الله اور رسول کی حکمونپر ثابت رہنیمین اور صحابہ عظام کی خصلت اور عملونکی پیروی کرنیمین اور بری کامونسی بہت بچنی مین اور سب حالتونمین توکل اور اعتماد کی نظر الله تعالی پر رکہنی مین اور محبت کامل کرنی خدا کی عنایتونمین بڑے مضبوط اور مستقیم تہی سو اگر کوئی کام ان کامونکی خلاف فعلی ہو یا قولی اون حضرتسی نقل کیا جاوے تو اوسکو ماننا نچاہیے اکابر دین سی ایسی بات یعنی جو خلاف شرع کی ہو ہرگز سرزد نہین ہوتی جیسا کہ اوس جناب سے نقل کرتی ہین کہ جو کوئی مغرب کی نماز کی بعد گیارہ قدم عراق کی طرف خوب تعظیم سی حرکت کری اور اپنی منہہ کو اوسطرف متوجہ کرکی میرا نام زبان پر لاوی اور اپنی حاجت چاہی اوسکی حاجت برآوی سو کیونکہ یہہ فعل خلاف قرآن و حدیث اور خلاف طریقہ خلفاء ہدایت کرنیوالون اور ہدایت کئے ہوئے کی ہی کہ جنکی حقین آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا ہی علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین من بعدی یعنی تم لازم جانو اپنی اوپر میری طریقہ کو اور میری پیچہی خلیفون رہنمائی کرنیوالون کی طریقہ کو

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونکی خصلت اور عمل کی مطابق اور انکی خصلت اور عمل نہین تہا
چنانچہ اونکی حقین یہہ حدیث ہے کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم فاہتدیتم یعنی میری یار ستارونکی مانند ہین
جسکو تم اپنا پیشوا سمجہو گی ہدایت پاؤگی اور بلکہ کسی تابعین اور تبع تابعین اور اور سلف کے بزرگون اور
ائمہ ہی ماموسی ایسا فعل روایت نہین کیا گیا اور یہہ جو عوام اس عمل کو مشایخونکی عملونمین سے کہتی ہین قابل توجہ کے
نہین کسواسطی کہ کسیبی مشایخون کرام مین سے کہ صاحب علم اور فقیہہ اور دین کے امام ہوئے ہین اسطرحپر تصریح نہین کے
اور قول و فعل بعضی لوگون غیر معتمدونکا عملین نہین آسکتا بلکہ متابعت جماعت کثیرہ اہل سنت کے چاہی اور اگر بالفرض ایسا
عمل موجب ثواب و رقربت الہی کا ہوتا تو البتہ سلف کے بزرگ بلکہ حضرت شیخ عبد القادر گیلانی خود بہی اوسکے
بجالانیمین مدینہ منورہ کیطرف اختیار کرتی اسواسطی کہ کوئی مزار روی زمین پر بزرگ زیادہ مزار فائض الانوار
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہوا اور اصحاب رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذات بابرکات کی محبت اور تعظیم کرنیمین ہم لوگونکی بنسبت بہت زیادہ تہی اور ثواب اور خدا کی رضامندی کے
حاصل کرنیمین ہمسی زیادہ حریص تہی غرض حاصل یہہ ہی کہ بعد نماز کی قبلہ کیطرفسی پہرنا اور کسی نبی
یا ولی کی مزار کی سمت تعین کرنی اور کہی قدم نماز ادا کرنیوالونکی یا تعظیم کرنیوالونکی طرح اوسطرف چلنا
اور فروتنی یا گڑگڑاہٹ کرنی ہرگز درست نہین اور اگرچہ اس فعل کو بعضی عالمون نی کفر اور شرک بہی
کہا ہی چنانچہ روایتین اونکی لکہین جائنگی مگر حکم کفر کا بدون یقین اس بات کی کہ اس فعل کی
مرتکب نے اوس شخص کو کہ جسکی طرف اپنی تئین متوجہ کیا ہی بڑا موثر اور حاجت پوری کرنیوالا بی مدد
غیر کی جانا ہو نہین ہوسکتا لیکن اسمین شک نہین کہ یہہ فعل حرام اور گناہ کبیرہ ہی ہان اگر دو ہی رکعتون نماز پر
اکتفا کری اور اونکا ثواب روح پر فتوح اوس جناب پر بخشی تو روا ہی کیونکہ ثواب نیک عملونکا باتفاق
اکثر اماموںکی میتون کی روحونکو پہنچتا ہی اور اگر دعا مانگتی مین مونہہ قبلہ کیطرف ہو اللہ جلشانہ کی درگاہ
مین اوس جناب کا وسیلہ سی دعا مانگی یہہ بہی درست ہی اسواسطی کہ صالحونکا وسیلہ پکڑنا دعامین درست ہے
اور دافع المبطلین مین جو کہ تصنیف سے ہی فاضل کامل بڑی عالم خلقت کے اور بڑی فاضل متاخرینوکے
ابراہیم بیٹے محمود بلخی حنفی مذہب والیکی اللہ تعالی اوسپر رحم کری لکہا ہی کہ کیا کہتی ہین دین کی امام
کہ اللہ تعالی اون سب سی راضی ہو اوس جماعت کی حقین کہ اونہون نی اپنی عادت کی ہی اور اوسپر
مصر ہین اور اوس سی باز نہین رہتی ہین اور دلیل پکڑتی ہین کہ بڑی بڑی شہرونمین اسطرح کرتی
ہین ہم بہی کرینگی جیسا کہ پکارنا فلانی فلانی شیخ کو اور چلنا عراقکی طرف بعد نماز کی یا فقط یہہ
قول حجت ہوتا ہی یا نہین اور یہہ فعل حرمت سے خارج ہوتا ہی یا نہین اور یہہ جماعت معذور ہوتی ہی

یا نہین بیان کرو خدا کی واسطی اجر پاؤ گی **جواب** نہ کتبہ محمد بن محمود الکشانی رحمہ اللہ نہ کتبہ مظفر بن محمود البلخی رحمہ اللہ نہ کتبہ محمد بن طاہر بخاری نہ کتبہ یوسف بن محمد سمرقندی نہ کتبہ مظفر بن منصور الحجانی نہ کتبہ محمد بن مظفر بن منصور البلجانی نہ کتبہ محمد بن فخر الدین الحلوانی نہ کتبہ ابراہیم بن اسمعیل النیشاپوری نہ کتبہ محمد بن ابی البکر الہندی نہ کتبہ علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری آور تو سیاھے محک طالبین مین ہی زیارت قبور کی فصل مین جو کہ تصنیف ہے ہی شیخ محمد سعید قادری کی کہ وہ مشہور تہے ساتہہ نام عبد السلام حسام الدین حبیب اللہ علوی اموی جلالی عربی کی بعد اسکی مشہور ہوگئی رحم کری خدا تعالی اونکی اوپر اور فرمایا ہی قاضی آفتاب مین و مذہب کہتی کہ ہم اس ہی پہلی تقریر کر چکے ہین کہ بعد نماز کی عرافکی طرف جانا کفر ہی اور اس فعل کا کرنیوالا اور کہنی والا دونو بڑی گناہ مین شریک ہین ایسا ہی نقل کیا گیا ہی تحقیق احکام فتوی سی مدایج السالکین مین اور جنی جو کچھ بہتان باندہا ہی بڑے مشایخون پر اوندا و ہتائی قدمونکی بعد نماز کی عرافکی طرف وہ شخص کافر ہی یہہ وہ لوگ ہین کہ جو انکے دلمین ہی خدا خوب جانتا ہے اور ہٹ تو انکی پاس سی اور نصیحت کر انکو اور کہہ تو اونکی حقین پہلے درجہ کا کہنا ہلاکت ہو جو انکی واسطی کیا وہ پڑی ہین یہہ حقیقت ایمانسی اور اللہ خوب جانتا ہی فقط یہہ لکھا ہوا بندہ مسکین محمد صدر الدین کا ہی اللہ تعالی دی کتاب اوسکی دہنی ہاتہہ مین قیامت کے دن شعبانکی مہینی مین ۱۲۰۵ ہجریہ مین [محمد صدر الدین]

سوال کیا فرماتی ہین علماء شریعت اس باتمین کہ ایک شخص نے اپنی ہندی رسالہ مین یہہ لکھا ہی کہ بوسہ دینا قبر کا شرک ہی اور اسکو شرک فی العبادۃ کہتی ہین آیا شریعت مین یہہ شرک ہی یا نہین اور بوسہ دینی والا قبر کا مشرک ہو جاتا ہی یا نہین اور درصورتیکہ شرک نہین ہے تو مطلب اس صاحب رسالہ کا کیا ہی بینوا توجروا **جواب** سائل مطلب رسالہ کا نہین سمجہا مراد اسکے اس شرک سی وہ نہین ہے کہ جس سی خروج دین سی لازم آوی اور ملت اسلام سی نکل جاوی اور وعید ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مین داخل ہو جاوے معاذ اللہ ایسا گمان نسبت صاحب رسالہ کی ناشی جہل و نادانیسی ہی بلکہ مراد اوسکی اس شرک سی وہ ہے جو احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لا تحلفوا باٰبائکم فمن حلف بغیر اللہ فقد اشرک مقصود صاحب رسالہ یہہ ہے کہ بوسہ دینا قبر کا یہہ ایک تعظیم ہی کہ شریعت مین عبادت خاص حق سبحانہ تعالی مین مقرر ہوئی جیسا بوسہ دینا حجر اسود کا افعال حج مین پس جس شخص نے کہ سوای اوسکی کہ جو منصوص شرعین ہی کسی قبر کو یا کسی چوکہٹ یا کسی آستانہ کو بوسہ دیا تو اوسنی مشابہ کیا اس تعظیم کو تعظیم خاص حق سبحانہ تعالی سی اور یہہ معصیت اور حرام ہی اور ایسا ہی لکھا ہی کتب معتبرہ حنفیہ مین پس قول صاحب رسالہ کا موافق مذہب

حقی کی ہی اور یہہ جو بعضی روایاتین آیا ہی کہ بوسہ دینا قبر والدین یا قبر اُستاد کو مباح ھی یہہ بات
کچھ ھی لایق اعتبار کی نہین اور جو کسی اہل علم سی کبھی ایسا فعل صادر ہوا ہی تو شاید غلبہ محبت
و شوقین ہوا ہوگا یا اونکی نزدیک کوئی توجیہہ ایسی کامل ہوگی کہ ہمکو اوسکی اطلاع نہین واللہ اعلم بالصواب

محمد صدر الدین ۱۲

یہہ عمل کہ جسمین کلام ہو رہی ہین یہہ سب پیر پرستونکی عادتین اور رسمین ہین کہ اونہون نے
ہندوونسی مشابہت پیدا کی ھی لیکن مسلمان مشایخ خدا کی رحمت ہووے اونپر ایسی جاہلیت کی رسمونسے
الگ ہین چنانچہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی قدس سرہ نے ایک صوفی کی حقمین کہ ایک قصبہ کیطرف قبر اپنا
شعر اگلا فرمایا ھی ؎ تو تا کی گور مردان را پرستی + بگرد کار مردان گرد رستی + اور ایسا ہی کتاب

محمد جعفر ۱۲

نفحات الانس مین ہی علاؤ الدین عطار کی ذکر ہی اس بُری کام کا کرنیوالا اس حدیث
کی مضمون مین داخل ہی یعنی من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد جو شخص نئی بات نکالی ہمارے

محمد قطب الدین

اس دین مین اور وہ بات نہو دین سی وہ شخص مردود ہی یا وہ فعل مردود ہی یہہ فعل

محمد مستجاب ولد اسد دار

عام لوگونکا حجت نہین

ہو الخالق

رحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ

بیشک یہہ عمل مشابہ بت پرستونکی عمل کی ہی

فتوی مولوی محمد عبد الرب صاحب واعظ دہلوی

حق سبحانہ عظم شانہ خاتمہ بالخیر کری مولانا ہماری مولوی محمد قطب الدین صاحب کا دام ظلہ کہ وہ ہم غریبونکی واسطے
ہدیہ مکہ کا لائی زاد اللہ تشریفہ الی یوم التناد سبحان اللہ کیا ہدیہ ہے کہ ہزارون ہدیے بہا اوسکی روبرو نہے بہا ہین اور
لاکھون تحفی تحفہ اوسکی آگی شرمناک ہین اسواسطے کہ ہماری رسالونکی لکھنی سی وہانکی دو سطرونکا لکھنا جو حق ہو ہزار حصہ
بہتر ھی الحمد للہ علی ذلک کہ یہہ نعمت ہمکو ملی اب یہ اگر احباب شریک ہون تو افسوس ھی اور بہولے بہٹکی اگر راہ پر آوین تو بڑی خیر ہے
ہرچند ان حضرات کے تحریر کی روبرو قلم اوٹھانا نہایت بی ادبی تہی مگر بموجب ارشاد مولانا صاحب کی الا رحق الادب
تصور کر کر ان چار روایتون پر اکتفا کیا فی کشف الغطاء عمر لازم تکمو دست نہ نہد بر قبر و مسح نکند آنرا و بوسہ ندہد و منحنی نشود و روبجانک آن
کہ این عادت نصاری ہست و مشایخ و منع آن تشدید بسیار دارند کذا فی عامۃ الکتب و التفسیر ابو اللیث وضع ید بر آن الا باس گفتہ است
ابو موسی حافظ گوید آنچہ جمہور فقہا گفتہ از منع صحیح ہست زعفرانی گفتہ و ہمین گذشتہ است آنچہ عوام مردم الآن کنند از بدعتہائے منکرہ است
شرعا و بالجملہ شک نیست در بودن مثل این امور بدعت زائدہ بیفائدہ و تعظیم صلحا باین چیزہا تعلق ندارد چنانکہ جہال ازین منتہی و
فی ترجمۃ المشکوۃ للشیخ المحقق الدہلوی مسح نکند قبر را بدست و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نشود و روبجانک آن نکالد کہ این عادت نصاری ہست انتہی وفی الجواہر العلوم
و بوسہ دادن قبر را و سجدہ کردن آنرا و کلہ نہادن حرام و ممنوع ہست و در بوسہ قبر والدین روایت فقہی نقل میکنند صحیح آنست کہ لا یجوز اب ہے بہائی
مسلمانو سوچو اور غور کرو کہ قبر کی بوسہ کو اور اوسکے آگی جہکنی کو اور ہاتھہ ملنی کو ان معتبر کتابونمین لکہا ھی کہ عادت نصاری کی ہی اور حدیث شریف سی
تمکو معلوم ہی من تشبہ بقوم فہو منہم پس خدا کیواسطے ایسی کامونسے کیون نہین بچتی اللہم صل وسلم علی صاحبہ ابدا ابدا

محمد عبد الرب

فتوی مولوی محمد نذیر حسین صاحب فقیه ساکن دہلی

چه میفرمایند گروه حق پژوه علماء ورثة الانبیاء در معنی این عبارت یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله
و در ساختن این عبارت و اسماء دیگر صلحاء مثل یا بہکیه یا مجدد وغیره موجب ثواب است یا موجب کفر
و ضلالت یا گناه صغیره یا کبیره و در پس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضاله
مبتدعه است از کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتا ارقام فرمایند **جواب** در صورت مرقومه
باید دانست که ازخواندن یا شیخ عبد القادر شیئاً لله و یا بہکیه نداء بغایت قباحت شرکیه بچند وجه لازم
می آید اول اشتراک فی العلم دوم اشتراک فی التصرف که این دو وجه بعبادت متعلق است سوم اشتراک
فی العبادت اما بیان وجه اول و دوم پس صفت احاطه علمی چه از دور و چه از نزدیک سراً و جهراً آن
از هر داعی و ذاکر بالسنه مختلفه دانستن خاصه خدا تعالی است که باین صفت موصوف و مختص است بجمیع
صفت تصرف فی الامور باعتبار جلب نفع و دفع ضرر و نقصان و بلا خاصه ذات باریست چه اصول
شرک سه است یا بذات او سبحانه تعالی می باشد یا در عبادت یا صفات مانند علم و سمع و بصر وغیره
و کسی از مخلوق باوی تعالی مشارک نیست درین چیزهای مذکوره و عالم الغیب مطلق اوست جل شانه
کما قال تعالی وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الانعام قال فی المدارک فاراد انه هو المتوصل
الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره انتهی ما فیه و ہکذا فی التفسیر الدنیا پوری قال الله تعالی قل
لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله الآیة و لیکن هرگاه کسی از مقبولان درگاه خود را
احیاناً بر غیبات مطلع گرداند اطلاع میشود والا نه و او تعالی آنحضرت صلی الله علیه وسلم را با وجود
فضل همه کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین و الآخرین گردانید با اینهمه تعلیم فرمود قل لا املک
لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر و
بشیر لقوم یؤمنون الآیة و ازین آیة کریمه صاف و واضح گردید که قدرت بنده قاصر و علم وی قلیل و
صفت بنده همین است چه هر که بنده باشد صفتش همین خواهد بود و بندانستن علم غیب نقصان و عیب نیست
بان بنده کامل و مکمل امر نبیه باظهار العبودیة حتی لا ینسب الیه النقص ولا یعاب من قبل عدم العلم بالغیب
فقال قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الی آخره الآیة وفیه ان قدرته قاصرة وعلمه قلیل و کل من کان
عبدا کان کذلک القدرة الکاملة والعلم المحیط لیس الا لله تعالی قال الکلبی ان اهل مکة قالوا الا یخبرک
ربک بالسعر الرخیص قبل ان یغلو فتشتری فتربح و بالارض التی ترید ان تجدب فترتحل عنها الی ما قد
اخصبت فانزل الله تعالی هذه الآیة فالمراد بالخیر فی قوله تعالی لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر

وهو جلب منافع الدنيا وخيراتها من الخصب والارباح والاكتساب وقيل المراد به ما يتوصل بامر الدين يعني
لو كنت اعلم ان الدعوة الى الدين الحق تؤثر في هذا ولا تؤثر في ذاك فكنت اشتغل بدعوة هذا دون ذلك
الى آخر ما في النيشاپوري ومن ابن عباس رض هكذا في معالم التنزيل مثل قول الكلبي ويلزم من كون
غيره غير متصرف في ملكه بوجه من الوجوه الا بامره كونه عالما بالكل وكون غيره غير عالم بالكل الا باعلامه
الى آخر ما في تفسير النيشاپوري وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا ادري وانا رسول الله
ما يفعل بي ولا بكم رواه البخاري والحكم بطريق الاعم هو بوجه الاتم والمراد من الامور الدنيوية بالنسبة اليه
صلى الله عليه وسلم وهي الجوع والعطش والشبع والري والمرض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة
الحاصل انه صلى الله عليه وسلم يريد نفي الغيب عن نفسه وانه ليس يطلع على الكون من خير او شر ولا مطلع على المقدر له ولغيره المكون
من امره وامر غيره لانه متردد في امره غير متيقن بنجاته لما صح من الاحاديث الى آخر ما في المرقات شرح
المشكوة لملا علي القاري مختصرا كذا في الطيبي ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الاشياء الا ما علمهم الله
احيانا وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم
من في السموات والارض الغيب الا الله كذا في المسايرة للشيخ ابن الهمام كذا في شرح فقه اكبر لملا علي القاري
وفي الخانية والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد النكاح ويكفر باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم
يعلم الغيب انتهى ما في البحر الرائق في كتاب النكاح ومولانا شاه عبد العزيز قدس سره در تفسير سوره مزمل
مي فرمايد كه متقرب اليه را دو چيز بايد اول احاطه علمي باذكار قلبيه ولسانيه ذاكرين باوصف تخالف
امكنه وازمنه ومدارک والسنه تا ذکر قلبی و لسانی هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن و در مدد گر
او در آمدن و اثر پیدا کردن و حکم و صفت او پیدا کردن که در عرف شرع انزال و تدلی و نزول و قرب نامند
این دو صفت خاصه ذات پاک تعالی است هیچ مخلوق را حاصل نیست آری بعضی کفره در حق بعضی معبودان
خود و از پیرپرستان از زمره مسلمین در حق پیران خود امر اول ثابت میکنند و در وقت احتیاج بهمین
اعتقاد با نها استعانت می نمایند انتهی ما فی التفسیر العزیزی پس ازین معلوم شد که ورد یا شیخ عبد القادر
مسافت
شیئا لله و یا بهکیه بجهت حاجت خواستن و دفع مرض و بلا جستن ازین بزرگان رحمهم الله تعالی از
بعیده قطع نظر از نزد قبر که بیانش خواهد آمد جایز نیست که درین شرک لازم می آید که علم غیب بمخلوق ثابت
کردن است وازین اشتراک فی العلم می شود بهر حال همچنین هرگز نباید کرد که ازین اشتراک پیدا می شود چنانکه
از آیات کریمه و احادیث و کتب عقائد هویدا گردید پس هر که همچنین اعتقاد در بزرگان دارد که ندای من از
دور میشنوند هر آن ازین جهت وظیفه این کلمه میدارد مشرک است پس او نماز نباید خواند و در تفسیر

ازوی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ سبحان اللہ فما زال یسبح حتی عرف فی وجوہ اصحابہ یعنی ہمیشہ تسبیح
میکرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آنکہ شناختہ شد از غضب رویہای اصحاب وی یعنی صحابہ بغضب آنحضرت صلی اللہ
متاثر شدند اما در رویہای ایشان نیز اثر آن ظاہر شد ثم قال ویحک پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وای بر تو عجب است از تو انہ لا یستشفع باللہ علی احد بدرستیکہ شان این ست کہ طلب شفاعت کردہ نمیشود خدا
بر احدی یعنی او تعالی شفیع گردانیدہ نمیشود بر کسی کہ شفاعت از ان کسی خواہد زیرا کہ مرتبہ شفیع کمتر می باشد
از انکسی کہ ازو شفاعت میخواہد أتدری ما اللہ یعنی تو میدانی کہ چیست خدا و صفت و عظمت او چیست
آن عرشہ علی سمواتہ ہکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط الرحل بالراکب یعنی بدرستیکہ
عرش او با بر داشت عظمت و وسعت او ہر آئینہ آواز میکند مانند آواز پالان شتر بسوار یعنی عاجز می آید
عرش از برداشت عظمت او تعالی و این تصویر و تمثیل عظمت الہی است بقدر فہم اعرابی پس برای
قبولیت دعا و طلب حاجت روائی از کسی بزرگ ولی و شہید خدای تعالی را شفیع آوردن باین طور نشاید کہ
از ان بزرگ بشفاعت خدای تعالی حاجت خواستن و چنانکہ نستشفع باللہ علیک تا آخر بر آن مشعر ست کہ
درین محض بی ادبی او می شود ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب + بی ادب محروم شد از فضل رب
+ و منشور لامع النور و ما قدروا اللہ حق قدرہ نیز برین برہان قاطع است و قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ در
ترجمہ ارشاد الطالبین کہ کتاب عجیب الشان ہست میفرماید مسئلہ دعای از اولیای مردگان یا زندگان
و از اغنیا جایز نیست رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم الدعا ہو العبادۃ یعنی دعا خواستن از خدا عبادت است
پستر این آیۃ خواندہ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین
حق تعالی میفرماید دعا کنید مرا من قبول کنم برای شما دعا را بدرستیکہ کسانیکہ تکبر میکنند از عبادت من قریب است
کہ داخل خواہند شد در جہنم ذلیل و خوار مسئلہ چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبدالقادر گیلانی شیئا للہ یا
خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جایز نیست و اگر گوید الہی بحرمت خواجہ شمس الدین پانی پتی مضایقہ ندارد
حق تعالی میفرماید والذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم یعنی آنکسانیکہ شما دعا میخواہید سوای خدا آنہا
بندگان شما اند آنہا را چہ قدرت است کہ حاجت کسے بر آرند اگر کسی گوید کہ این در حق کفار است کہ بتان را یاد میکردند
گفتہ شود کہ لفظ عام است و عموم لفظ معتبر است نہ خصوص محل انتہی بہر صورت ازین کلمہ گفتن قباحت در حقیقت
پیش می آید کہ اجتناب ازین ضرور است و باین اشارہ در در مختار از شرح وہبانیۃ آوردہ ومن قال شیئا للہ
بعض کفیر و یخشی علیہ الکفر بعض تقدیر انتہی ما فیہ و حاشیہ پس مناسب این است کہ این طور بگوید یا اللہ شیئا
لشیخ عبدالقادر جیلانی رح یعنی یا خداوند اعطا کن دیدہ مرا ببرکت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ باین طریق جواز است

چہ دری خواستی از خدای تعالیٰ بحرمت فلان یا بہ سبب فلان مباح است وبحق فلان نشاید کہ حق خدا بجز خدای نیست چنانکہ در ہدایہ شرح وقایہ ودیگر کتب حنفیہ مذکور ست واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب کتبہ العبد الضعیف طالب الحسنین فی الدارین محمد نذیر حسین عفا اللہ عنہ رب المشرقین والمغربین بجاہ سید الثقلین امام القبلتین والحسن والحسین صلی اللہ علیہ وسلم فی الملومین +

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم +

بعد حمد وصلوۃ کی مسکین محمد قطب الدین بہائی مسلمانونکی خدمت مین عرض کرتا ہی اے بہائیون اللہ تعالیٰ تمہیر اور ہمپر رحم کری ایک بات نصیحت کی لکہتا ہون اسکو دہیان سی سنو اور دیکہو اور دلمین جماؤ کہ ہر امر مین اطاعت اللہ تعالیٰ کی اور اوسکی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرو اور اونکی سنت کو دوست رکہو کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ یعنی جسنی دوست رکہا میری سنت کو پس بتحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دوست رکہا مجکو ہوگا میری ساتہہ بہشت مین سبحان اللہ زہی نصیب اونکی کہ جو اپنی رسول مقبول شفیع المذنبین کی چرن برداری مین حاضر ہون ایسی جگہہ کہ جسکی آرزو ہر کوئی رکہتا ہی اور اوس میدان محشر مین کہ اوس وقت مین سوای حضرت کے سب نفسی نفسی کہتے ہونگی اونکی شفاعت سے بہرہ یاب ہون اور جتنی گناہ اور بدعات ہہین اونسی پرہیز کرو خصوصاً تعزیہ داری اور شدی اور علم وغیرہ نکالنی سی کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد یعنی جو کوئی نئی بات نکالی ہمارے امر دین مین کہ وہ بات امر دین سی نہو تو پس وہ مردود ہے اور تعزیہ وغیرہ کا منع ہونا قرآن شریف سی بہی نکلتا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون یعنی ای ایمان والو شراب اور جوا اور انصاب یا السنی گناہ ہین کام مین شیطان کی سو السنی بچتی رہو شاید تمہارا بہلا ہو اور انصاب کے معنی ملا علی رح نی یہہ لکہی ہین کل ما نصب واعتقد تعظیمہ من الحجر والشجر فہو النصب یعنی جو چیز کہڑی کی جاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اوسکی خواہ وہ چیز پتہر ہو یا درخت وہ نصب ہے اور صاحب مجالس نی لکہا ہی والانصاب جمع نصب وہو کل ما نصب وعبد من دون اللہ تعالیٰ من شجر وحجر او قبر او غیرہ ذلک والواجب ہدم ذلک کلہ ومحو اثرہ یعنی انصاب جمع نصب کے ہی اور وہ تمام وہ چیزین ہین کہ قایم کیجاوین اور پوجی جاوین سوای اللہ کے قسم درخت یا پتہر یا قبر یا غیر اوسکی سی اور واجب ہے ڈہا دینا ان سبکا اور مٹا دینا نشان انکیکا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی تعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون یعنی کیا پوجتی ہو تم اوس چیز کو کہ آپ تراشتی ہو اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو کہ کرتی ہو تم لفظ ما تنحتون سے رد تعزیہ اور مینڈہی اور چہڑی وغیرہ کا معلوم ہوتا ہی اسلئی کہ تفسیر جلالین مین اسکی معنی یہہ لکہی ہین کہ جو چیز تراشی ہو پتہر وغیرہ سی ایسی وغیرہ مین ہے۔

داخل ہین کہ کہباج وغیرہ کی تراش کہناتی ہین اور پوجتی ہین پہر پوجنا ہر ایک کا مختلف ہی چہڑیکو کہڑا
کرکر اوسکی آگی مالیدہ وغیرہ رکہتی ہین مثل بتون کی یا مدار یا سالار یا خواجہ پکارتی ہین اور مہندی کی تہتی
والی اکثر حاجتی کہلاتی ہین شام کو ڈفالی اوسکی آگی کہڑی ہوکر کچہہ گا بجا کر سجدی کرتی ہین انکی ہمتا
بعضی جاہل بہی سجدہ کرتی ہین ایسی ہے حضرت پیران کی ہینڈ ہیکو موجب برکت کا جانتی ہین مالیدہ وغیرہ
اوسکی آگی بہی رکہتے ہین دعائین کرتی ہین یا پیر دستگیر فلانا کام ہمارا ہو جاوے اور بعضی جاہل اوسکو سجدی کرتی ہین
رہا تعزیہ اوسکو بہی باعث برکت و سلامتی کا سمجہتی ہین اور کوئی سجدی کرتا ہی اوسکو کوئی بیٹا چڑہاتا ہی کاغذ کا
کوئی روٹی کاغذکی یہہ کہکر یا امام اگر ہماری ہان بیٹا ہوگا یا روٹی رزق ملیگا تو چاندی کا بیٹا یا روٹی چڑہاتی
پہر اللہ تعالیٰ کی محض عنایت سے جو کچہہ ملجاتا ہی تو چاندی کا بچہ یا روٹی چڑہاتی ہین جیسی مشرک تو نکو فی الجملہ کارخانہ
خدا مین متصرف جانتی ہین سجدی وغیرہ کرتی ہین ویسی ہی یہہ سمجہتی ہین اور کرتی ہین پہر اگر کوئی کہی کہ صاحب
یہہ ویسی کیونکر ہوی یہہ انکو خدا تہوڑا ہی جانتی ہین تو اسکا جواب یہہ ہی کہ کلام الٰہی مین غور کرنی چاہئی اوس وقت
کی مشرک بہی بتونکو بعینہ خدا نجانتی تہی بلکہ کہتی تہی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ یعنی ہم انکو اسلئی پوجتی
ہین کہ اللہ کی نزدیک کردینگی ہمکو سو ہی ان چیزونکی پوجنی والی کہتی ہین کہ ہم اللہ کی پیاری بندی ہین انکر اونسی
ایسی معاملے کرتی ہین تو اللہ سی ہمارے عرض داشت کرین اور بعضی کہتی ہین کہ ہم بسبب امامین رضی کی نام کی تعظیم تعزیہ
وغیرہ کی کرتی ہین جواب انکا یہہ ہے کہ شرع شریف مین نام کسیکا لگ جانیسی خلاف شرع چیز لایق تعظیم کی نہین ہوجاتی
بدلیل اسکی کہ گوسالہ کو اوسکی پجاری اللہ کہتی تہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نی فرمایا وانظر الی الٰہک الذی ظلت
علیہ عاکفا لنحرقنہ ثم لننسفنہ فی الیم نسفا یعنی اور دیکہہ طرف معبود اپنی کی کہ جسپر سارے دن لگا بیٹہا تہا ہم اوسکو جلا کر
پہر بکہیرینگی دریا مین اوڑا کر پس اگر نام لگ جانیسی کوئی چیز لایق تعظیم کی ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وسکی
ضرور رعایت کرتی کبہی ایسا نکہتی کیونکہ خدا کا نام اوسکو لگ گیا تہا اور یہہ شخص جانتا ہی کہ خدا کی برابر کوئی
معظم و مکرم نہین جب اوسکی نام پاک لگنی سی وہ گوسالہ لائق تعظیم کی نہوا تو اور کسی بزرگ کی نام لگنی سی تعزیہ وغیرہ
کیونکر لائق تعظیم کی ہو جسکو کچہہ بہی عقل ہوگی وہ اسمین غور کرکر کبہی خلاف شرع چیزونکی تعظیم نکریگا اور اسکی اور
بہت نظائر ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اور تعزیہ مہندی کی بابین بہی اپنی طرف سے فقط نہین لکہا ہی مولینا
عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی بہی تحریرین اونکی جواب استفتا وغیرہ مین موجود ہین اللہ تعالیٰ سب مسلمان بہائیون کو
راہ حق ہدایت کرے اور گمراہی سی بچاوے اس خیرخواہ خلائق نی فقط مسلمانونکی خیرخواہی کے لئی یہہ لکہا ہی کہ شرک
بہت بُری بلا ہی فرماتا ہی پاک پروردگار ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ
شرک کو نہین بخشیگا اور سوای شرک کی جسکی لئی چاہیگا بخشدیگا اور جا بجا قرآن شریف مین شرک کی مذمت وارد ہے

حمد ... اسکہ چند استفتی برای افادہ مسلمانان در مطبع مصطفائی دہلی باہتمام محمد حسین خان تاریخ یازدہم شوال ... ہجری صورت انطباع یافت